

حیاتِ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اور علمِ غیب رسولِ مکرّم علیہ السلام

تصنیفِ لطیف

حُضور فیض ملّت مفسر اعظم پاکستان

حضرت علامہ الحافظ ابو الصالح

مُفتی

محمد فیض احمد اُویسی رضوی نور اللہ مرقدہ

www.faizahmedowaisi.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

اس رسالہ میں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی مفصّل سوانح مقصود نہیں آپ کے صرف وہ واقعات عرض کرنے ہیں جو آخر زمانہ میں آپ کا آسمان سے نزول ہوگا اور دجّال کو قتل کرینگے اور بس ضمناً بعض حالات کا ذکر بھی ہے اور تمام تذکرہ احادیث مبارکہ سے ہے اور چند باتیں الاشاعۃ لِاشراط الساعۃ کے ترجمہ احوال الآخرۃ از فقیر اُویسی غفرلہ' ملحق ہیں۔ اس سے غرض عیسائیوں کا رد ہے جبکہ وہ اپنے نبی علیہ السلام کو سولی پہ لٹکائے جانے اور یہ کہ وہ چند روز لعنتی رہے(معاذاللہ) ،عیسائیوں کے گناہوں کا کفارہ بنے پھر طبعی موت مرے بخلاف اہل اسلام کے کہ الحمدللہ ہم کہتے ہیں انہیں باعزت آسمان پر اُٹھایا گیا اور اب وہ تا آخر(قربِ قیامت تک) آسمان پر رونق افروز ہیں ۔دجال [1] کو قتل کرنے کے لئے نزول فرمائیں گے اس کے بعد اُمّتی کی حیثیت سے دنیا میں رہیں گے اور آپ کا نکاح ہوگا، بچے پیدا ہوں گے ،زندگی مبارک کے آخری لمحات میں عمرہ کرکے مدینہ طیبہ آئیں گے یہیں پر ان کا وصال ہوگا اور حضور ﷺ کے ساتھ گنبد خضریٰ میں مدفون ہوں گے۔

ہاں مرزائیوں کا رد خصوصیّت سے ہے کیونکہ وہ کہتے ہیں عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوگئے ان کی قبر سری نگر کشمیر میں ہے۔ ان کا تفصیلی رد فقیر کے رسالہ "اَحۡوَالُ الۡفَصِیۡحِ فِیۡ قَبۡرِ الۡمَسِیۡحِ" میں پڑھیے اور اِس رسالہ میں بھی اُن کے رد کے لئے کافی مواد ہے۔ وہابیوں،دیوبندیوں،نجدیوں کا بھی رد بھی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو علم غیب ماننا شرک اور کفر ہے یہ رسالہ تفصیل بتائے گا کہ الحمدللہ رسول اللہ ﷺ کو بعطائے الٰہی جملہ علومِ غیبیہ(اللہ تعالیٰ کی عطا سے تمام غیب کے علوم) حاصل ہیں منجملہ ان کے(ان تمام کو جاننے کے ساتھ ساتھ) عیسیٰ علیہ السلام کے نزول از آسمان اور قتلِ دجّال وغیرہ وغیرہ کی (غیبی خبریں بھی معلوم ہیں)۔

لطیفہ: فقیر کو نجدی کارندے اپنے بڑے افسر کے پاس لے گئے تاکہ اس پر اعتراضات کرکے مجرم بنایا جائے ۔ نجدی ترجمان کا پہلا سوال یہی تھا کہ تم لوگ(سنّی بریلوی)رسول اللہ کے علم غیب کے منکر کو کافر کہتے ہو۔ میں نے جواباً کہا کہ امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ دنیا میں آئیں گے ان کے دجال سے مقابلے ہوں گے انہیں عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اُتر کر قتل کریں گے اب آپ بتایئے ان اُمور کا منکر کافر ہے یا نہیں ۔ اس نے کہا کافر ہے میں نے کہا ایسے (ہی مطلقاً)منکرِ(علم غیب) کو کہتے ہیں اس کے بعد داستان طویل ہے۔بہرحال یہ رسالہ عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق بہترین علمی سرمایہ ہے خدا تعالیٰ اسے فقیر اور ناشر کے لئے زادِراہِ آخرت اور اہل اسلام کے لئے مشعلِ ہدایت بنائے۔آمین

﴿احادیث مبارکہ﴾

ان احادیث میں تفصیل ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے کیسے زمین پر تشریف لائیں گے اور دجّال کو کب اور کہاں قتل کریں گے اس کے بعد آپ کے کیا مشاغل ہوں گے۔

[1] جھوٹا،ایک ایسا شخص جو قریب قیامت ظاہر ہوگا ایک آنکھ سے کانا ہوگا خدا ہونے کا دعویٰ کرے گا.(معاذاللہ) اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسے قتل کریں گے۔

☆ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ ؟[2]

یعنی کیسا حال ہو گا تمہارا جب تم میں ابن مریم نزول کریں گے اور تمہارا امام تم ہی میں سے ہو گا؟

مطلب یہ ہے کہ اس وقت کی تمہاری خوشی اور تمہارا فخر بیان سے باہر ہے کہ روح اللہ علیہ السلام تم میں اتریں تم میں رہیں تمہارے مُعِین و مددگار بنیں اور تمہارے امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھیں۔

☆ صحیحین و جامع ترمذی و سنن ابن ماجہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، فرماتے ہیں:

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلاً فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لاَ يَقْبَلَهُ أَحَدٌ ، حَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا »[3]

یعنی قسم ہے اس کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے بیشک ضرور نزدیک آتا ہے کہ ابن مریم تم میں حاکم عادل ہو کر اتریں پس صلیب کو توڑ دیں اور خنزیر کو قتل کریں اور جزیہ کو موقوف کر دیں گے (یعنی کافر سے سوا اسلام کے کچھ قبول نہ فرمائیں گے) اور مال کی کثرت ہو گی یہاں تک کہ کوئی لینے والا نہ ملے گا یہاں تک کہ ایک سجدہ تمام دنیا اور اُس کی سب چیزوں سے بہتر ہو گا۔

حدیث مذکورہ بیان کر کے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں تم چاہو تو اس کی تصدیق قرآن مجید میں دیکھ لو کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَاِنْ مِّنْ اَہْلِ الْکِتٰبِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِہٖ قَبْلَ مَوْتِہٖ ۚ (پارہ٦، سورۃ النساء، آیت ١٥٩)

ترجمہء کنزالایمان: کوئی کتابی ایسا نہیں جو اس کی (عیسیٰ علیہ السلام کی) موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے۔[4]

فائدہ: اس میں رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے علم غیب کا ثبوت واضح ہے۔

---

[2] (صحيح البخارى، كتاب احاديث الانبياء ، الباب نزول عيسى ابن مريم عليهما السلام ، 168/4، الحديث: 3349، دار طوق النجاة ، الطبعة: الأولى، 1422هـ)

(مختصر صحيح مسلم ، كتاب الايمان ، باب نزول عيسى ابن مريم حاكما بشريعة نبينا محمد صلى الله عليه وسلم ، 1/136، الحديث: 246 - (155)، دار إحياء التراث العربي بيروت)

[3] (صَحِيحُ البُخَارِي كِتَابُ أحاديث الأنبياء بابُ نُزُولِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عليه السّلام ورضى الله عنها، 82/3، الحديث: 2222، دار طوق النجاة ، الطبعة: الأولى، 1422هـ)

(صحيح مسلم ، كتاب الإيمان ، باب نُزُولِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ حَاكِمًا بِشَرِيعَةِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صلَّى الله عليه وسلم ، 135/1، الحديث: 242 -(155)، دار إحياء التراث العربي بيروت)

(سنن الترمذي ، كتاب الفتن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ، باب ما جاء في نزول عيسى ابن مريم عليه السلام ، 439/4، الحديث: 2233، دار الكتب العلمية)

(سنن ابن ماجه ، كتاب الفتن ، باب فتنة الدجال وخروج عيسى ابن مريم وخروج يأجوج ومأجوج ، 1359/2، الحديث: 4077، دار إحياء الكتب العربية فيصل عيسى البابي الحلبي)

[4] حاشیہ: اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر خلیفہء اعلٰحضرت حضرت علّامہ مولانا سیّد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی کچھ اقوال نقل فرماتے ہیں اُن میں سے ایک قول یہ ہے " کہ قریب قیامت جب حضرت عیسٰی علیہ السلام آسمان سے نزول فرمائیں گے اس وقت کے تمام اہل کتاب اُن پر ایمان لے آئیں گے اس وقت حضرت عیسٰی علیہ الصلٰوۃ والتسلیمات شریعتِ محمدیہ کے مطابق حکم کریں گے اور اُسی دین کے آئمہ میں سے ایک امام کی حیثیت میں ہوں گے اور نصارٰی نے ان کی نسبت جو گمان باندھ رکھے ہیں ان کا اِبطال فرمائیں گے دینِ محمدی کی اشاعت کریں گے اس وقت یہود و نصارٰی کو یا تو اسلام قبول کرنا ہو گا یا قتل کر ڈالے جائیں گے جزیہ قبول کرنے کا حکم حضرت عیسٰی علیہ السلام کے نزول کرنے کے وقت تک ہے" مدنی

☆ صحیح مسلم میں انہیں سے ہے رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ،فرماتے ہیں: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ رومی ،انصاری ، اعماق یا وابق میں اتریں (ملک شام کے دو موضعین ہیں) ان کی طرف مدینہ طیبہ سے ایک لشکر جائے گا جو اس دن بہترین اہل زمین سے ہوں گے جب دونوں لشکر مقابل ہوں گے رومی کہیں گے ہمیں ہمارے ہم قوموں سے لڑلینے دو جو ہم میں سے قید ہو کر تمہاری طرف گئے اور مسلمان ہوگئے ہیں مسلمان کہیں گے نہیں واللہ! ہم اپنے بھائیوں کو تمہارے مقابلے میں تنہا نہ چھوڑیں گے پھر ان سے لڑائی ہوگی ۔لشکر اسلام سے ایک تہائی بھاگ جائیں گے اللہ تعالیٰ انہیں توبہ نصیب نہ کرے گا اور ایک تہائی مارے جائیں گے وہ اللہ تعالیٰ کے بہترین شہداء ہوں اور ایک تہائی کو فتح ملے گی یہ کبھی فتنے میں نہ پڑیں گے ۔پھر یہ مسلمان قسطنطنیہ کو (اس سلطنت سے پہلے نصاریٰ کے قبضے میں آچکی ہوگی) فتح کریں گے وہ غنیمتیں تقسیم ہی کررہے ہوں گے اور اپنی تلواریں درختان زیتون (زیتون کے درختوں) پر لٹکادی ہوں گی اچانک شیطان پکارے گا کہ تمہارے گھروں میں دجال آگیا مسلمان پلٹیں گے اور یہ خبر جھوٹی ہوگی جب شام میں آئیں گے تو دجال نکل آئے گا۔[5]

فَبَيْنَمَا هُمْ يُعِدُّونَ لِلْقِتَالِ، يُسَوُّونَ الصُّفُوفَ، إِذْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَّهُمْ، فَإِذَا رَآهُ عَدُوُّ اللهِ، ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ، فَلَوْ تَرَكَهُ لَانْذَابَ حَتَّى يَهْلِكَ، وَلَكِنْ يَقْتُلُهُ اللهُ بِيَدِهِ، فَيُرِيهِمْ دَمَهُ فِي حَرْبَتِهِ[6]

یعنی اسی اثنا میں کہ مسلمان دجال سے قتال کی تیاریاں کرتے صفیں سنوارتے ہوں گے جب نماز کی تکبیر ہوگی اس وقت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے ان کی امامت کریں گے وہ خدا کا دشمن دجال جب انہیں دیکھے گا ایسے گلنے لگے گا جیسے نمک پانی میں گل جاتا ہے اگر عیسیٰ علیہ السلام اسے نہ ماریں جب بھی گل گل کر ہلاک ہوجائے مگر اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ سے اسے قتل کرے گا مسیح مسلمانوں کو اس کا خون اپنے نیزے میں دکھائیں گے۔

☆ صحیح مسلم و سنن ابی داوٗد وترمذی و سنن نسائی و سنن ابن ماجہ میں حضرت حُذَیفَہ بن اَسِید غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

إِنَّهَا لَنْ تَقُومَ حَتَّى تَرَوْنَ قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ فَذَكَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَالدَّابَّةَ وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنُزُولَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ صلَّى الله عليه وسلَّم وَيَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ[7]

---

[5] (صحيح مسلم ،كتاب الفتن وأشراط الساعة ، بَابٌ فِي فَتْحِ قُسْطُنْطِينِيَّةَ وَخُرُوجِ الدَّجَّالِ وَنُزُولِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، 2221/4، الحديث: 34 (2897)، دار إحياء التراث العربي بيروت)

[6] ایضاً

[7] (سنن الترمذی، كتاب تفسير القرآن ،باب ومن سورة الأنعام، 247/5، الحديث:3072، دار الكتب العلمية)

(سنن ابن ماجه، كتاب الفتن، باب أشراط الساعة، 1341/2، الحديث:4041، دار إحياء الكتب العربية فيصل عيسى البابي الحلبي)

(سنن أبي داود ،كتاب الملاحم ، باب أمارات الساعة، 115/4، الحديث: 4311، المكتبة العصرية)

یعنی بیشک قیامت نہ آئیگی جب تک تم اس سے پہلے دس نشانیاں نہ دیکھ لو بعدازاں ایک دھواں اور دجال اور دابۃ الارض اور آفتاب کا مغرب سے طلوع کرنے اور عیسیٰ بن مریم کا اُترنے اور یاجوج و ماجوج کا نکلنے کا آپ علیہ السلام نے ذکر فرمایا۔

☆مسند امام احمد و صحیح مسلم میں حضرت اُم المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے رسول اللہ ﷺ نے دجال کے ذکر میں فرمایا:

يَأْتِيْ بِالشَّامِ بِمَدِينَةٍ بِفِلَسْطِينَ بِبَابِ لُدٍّ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ مَرَّةً حَتَّى يَأْتِيَ فِلَسْطِينَ بَابَ لُدٍّ فَيَنْزِلَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقْتُلَهُ ثُمَّ يَمْكُثُ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ سَنَةً إِمَامًا عَدْلًا وَحَكَمًا مُقْسِطًا [8]

یعنی وہ ملک شام میں فلسطین کے شہر لُد کے دروازہ کو جائے گا۔ عیسیٰ علیہ السلام اتر کر اسے قتل کریں گے عیسیٰ علیہ السلام زمین میں چالیس برس رہیں گے امامِ عادل، حاکم و منصف ہو کر۔

☆مسند و صحیح مسلم میں حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ ﷺ، فرماتے ہیں:

لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ علیه السلام فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ تَعَالَ صَلِّ لَنَا فَيَقُولُ لَا إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللَّهِ هَذِهِ الْأُمَّةَ [9]

یعنی ہمیشہ میری اُمت کا ایک گروہ حق پر قتال کرتا قیامت تک غالب رہے گا پس عیسیٰ بن مریم اتریں گے امیر المومنین ان سے کہے گا آیئے نماز پڑھایئے وہ فرمائیں گے ' نہیں' (نماز آپ ہی پڑھائے کہ بیشک) تم میں بعض بعض پر سردار ہیں بسبب اس اُمت کی بزرگی کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔

فائدہ: اس سے یہ بھی واضح ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام **من حیث النبوۃ** نہیں بلکہ **من حیث الامۃ للمصطفی** (باوجود اس کے کہ نبی ہیں مگر ایک نبی کے لحاظ سے نہیں بلکہ مصطفیٰ علیہ السلام کی امّتی کے طور پر (اسلام کی تعلیمات کا پرچار کریں گے) تشریف لائیں گے۔

☆مسند احمد و صحیح مسلم وجامع ترمذی وسنن ابن ماجہ مطوّلاً (طویل اور تفصیل کے ساتھ) اور سنن ابی داوٗد میں مختصراً حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ، نے دجال لعین کا ذکر فرمایا کہ وہ شام و عراق کے درمیان سے نکلے گا چالیس دن رہے گا پہلا دن ایک سال کا ہوگا

(صحيح المسلم. كتاب الفتن واشراط الساعة. باب في الايات التي تكون قبل الساعة. 2225/4. الحديث: 2901. دار إحياء التراث العربي بيروت)

[8] (مختصر صحيح مسلم. كتاب الفتن. باب ذكر الدجال وصفته وما معه. 2250/4. الحديث: 110 - (2937). دار إحياء التراث العربي بيروت)

(مسند الإمام أحمد بن حنبل. مسند الشاميين. حديث النواس بن سمعان الكلابي الأنصاري رضي الله تعالى عنه. 172/29. الحديث: 17629. مؤسسة الرسالة. الطبعة: الأولى. 1421 هـ 2001 م)

(سنن الترمذي. كتاب الفتن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم. باب ما جاء في فتنة الدجال. 443/4. الحديث: 2240. دار الكتب العلمية)

(سنن ابن ماجه. كتاب الفتن. باب فتنة الدجال وخروج عيسى ابن مريم وخروج يأجوج ومأجوج. 1356/2. الحديث: 4075. دار إحياء الكتب العربية فيصل عيسى البابي الحلبي)

(سنن أبي داود. كتاب الملاحم. باب خروج الدجال. 375/6. الحديث: 4321. دار الرسالة العالمية. الطبعة: الأولى. 1430 هـ 2009 م)

[9] (صحيح مسلم. كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة. باب قوله صلى الله عليه وسلم: لا تزال طائفة من أمتي ظاهرين على الحق لا يضرهم من خالفهم. 1523/3. الحديث: 171 - (1921). دار إحياء التراث العربي بيروت)

(مسند الإمام أحمد بن حنبل. مسند الشاميين. حديث سلمة بن نفيل السكوني رضي الله تعالى عنه. 165/28. الحديث: 17629. مؤسسة الرسالة. الطبعة: الأولى. 1421 هـ 2001 م)

اور دوسرا ایک مہینے کا تیسرا ایک ہفتے کا باقی دن عام دنوں جیسے ہوں گے ۔ اس قدر جلد ایک شہر سے دوسرے شہر میں پہنچے گا جیسے بادل ہوا اڑائے لئے جاتی ہو جوا سے مانیں گے ان کے لیے بادل کو حکم دیگا برسنے لگے گا زمین کو حکم دے گا کھیتی جم اُٹھے گی جو نہ مانیں گے ان کے پاس سے چلا جائے گا ان پر قحط ہوجائے گا تہی دست(خالی ہاتھ) رہ جائیں گے۔ ویرانے پر کھڑا ہوکر کہے گا اپنے خزانے نکال،تو خزانے نکل کر شہد کی مکھیوں کی طرح اس کے پیچھے ہولیں گے پھر ایک جوان گھٹے ہوئے جسم کو بلا کر تلوار سے دو ٹکڑے کرے گا دونوں ٹکڑے ایک نشانہ تیر کے فاصلے سے رکھ کر مقتول کو آواز دے گا وہ زندہ ہوکر چلا آئے گا دجال لعین اس پر بہت خوش ہوگا اور ہنسے گا۔

فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ ، فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ ، بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ [10] ، وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ ، إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ ، وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ ، فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيحَ نَفَسِهِ إِلَّا مَاتَ ، وَنَفَسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرْفُهُ ، فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ ، فَيَقْتُلُهُ [11]

یعنی" دجال لعین اسی حال میں ہوگا کہ اللہ تعالیٰ مسیح عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو بھیجے گا وہ دمشق کی شرقی جانب منارہ سپید کے پاس نزول فرمائیں گے دو کپڑے ورس و زعفران سے رنگے ہوئے پہنے دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے جب اپنا سر جھکائیں گے بالوں سے پانی ٹپکنے لگے گا اور جب سر اٹھائیں گے ان سے موتی جھڑنے لگیں گے کسی کافر کو حلال نہیں کہ ان کی سانس کی خوشبو سونگھے اور مر نہ جائے اور ان کا سانس وہاں تک پہنچے گا جہاں تک ان کی نگاہ پہنچے گی وہ دجال لعین کو تلاش کرکے بیت المقدس کے قریب جو شہر لد ہے اس کے دروازے کے پاس اسے قتل فرمائیں گے "۔ اس کے بعد حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ان کے زمانے میں یاجوج وماجوج کا نکلنا پھر اس کا ہلاک ہونا بیان فرمایا پھر ان کے زمانے کی برکت کی افراط (زیادتی و کثرت کا بیان فرمایا) یہاں تک کہ انار اتنے بڑے پیدا ہوں گے کہ ایک انار سے ایک جماعت کا پیٹ بھرے گا چھلکے کے سایہ میں ایک جماعت آجائے گی۔ ایک اُونٹنی کا دودھ آدمیوں کے گروہوں کے لئے کافی ہوگا ایک گائے کے دودھ سے ایک قبیلے ایک بکری کے دودھ سے ایک قبیلے کی شاخ کا پیٹ بھر جائے گا۔

فائدہ: نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم حالات کو ایسے بتارہے ہیں گویا وہ حالات ابھی آپ کے سامنے ہورہے ہیں اور یہی حقیقت ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے لئے زمانہ ماضی و مستقبل اور حال یکساں ہے۔

---

[10] حاشیہ:اس کو مھروذتین بھی پڑھا گیا ہے اس کے حروفِ اصلیہ میں بھی اہلِ لغت مختلف ہیں اور معانی میں بھی اختلاف ہے چنانچہ لسان العرب میں ہے حدیث میں جو یہ لفظ آیا ہے تو ہمارے نزدیک اس کو مھرودتین اور مھروذتین دونوں طرح پڑھا جاسکتا ہے(لسان العرب حرف الدال فی ذکر لفظ الھرد) اور تھذیب اللغۃ میں ہے ابوعدنان نے کہا مجھے لغت کے عالم نے بتایا کہ کپڑے کو جب پہلے وَرْس اور پھر زعفران سے رنگا جاتا ہے تو اس کا رنگ حوذنہ پودا کی کلی جیسا ہو جاتا ہے لہٰذا ایسے کپڑے کو مھرود کہا جاتا ہے(تھذیب اللغۃ تحت لفظ الھرد)۔مدنی

[11] (مسند الإمام أحمد بن حنبل كتاب مسند الشاميين حديث النواس بن سمعان الكلابي الأنصاري رضي الله عنه)

(صحيح مسلم، كتاب الفتن وأشراط الساعة ،باب ذكر الدجال وصفته وما معه ، 2253/4، الحديث:2937، دار إحياء التراث العربي بيروت)

(سنن ابن ماجه، كتاب الفتن ، باب فتنة الدجال وخروج عيسى ابن مريم وخروج يأجوج ومأجوج، 1261/2، الحديث: 4077، المكتبة العلمية)

(سنن أبي داود، كتاب الملاحم ، باب خروج الدجال، 117/4، الحديث: 4321، المكتبة العصرية)

دیکھئے عیسیٰ علیہ السلام اور دجّال کے واقعات سینکڑوں سال پہلے کیسے واضح طور پر بیان فرمادیئے یقیناً صادق و مصدوق(سچے ایسے جن کی سچّائی کو اپنے وغیر سب مانیں)کے ارشادات سب حق ہیں ظاہری اسباب پر سر منڈانے والے اپنے وقت تک کے خلافِ اسباب بات سن کر بدکتے ہیں پھر اسباب ہی بتادیتے ہیں کہ ان کا بدکنا محض جہل و حماقت تھا۔اللہ عزوجل کی قدرت پر اعتقاد نہ تھا اسی قبیل سے ہے۔وہ حدیث کہ آدمی سے اس کا کوڑا بات کرے گا بازار کو جائے گا کوڑا مکان میں اٹکا جائے گا اس کے پیچھے جو باتیں ہوئیں کوڑا اسے بتادے گا یہ احمقوں کے نزدیک کتنا خلافِ عقل تھا۔اب فوٹو گرافر اور دیگر نوایجادات سے تمام اُمور کی تصدیق ہو رہی ہے اس بارے میں فقیر کی تصنیف "نوایجادات اور علمِ غیب پڑھیے"۔

رسول اکرم ﷺ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی آمد کے بارے میں فرماتے ہیں:

يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي أُمَّتِي فَيَمْكُثُ أَرْبَعِينَ لَا أَدْرِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا أَوْ أَرْبَعِينَ عَامًا فَيَبْعَثُ اللَّهُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَأَنَّهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ فَيَطْلُبُهُ فَيُهْلِكُهُ [12] (الحديث)

یعنی دجال میری اُمت سے نکلے گا ایک چلّہ (چالیس دن) ٹھہرے گا پھر اللہ تعالیٰ عیسیٰ بن مریم کو بھیجے گا وہ اُسے ڈھونڈ کر قتل کریں گے۔

فائدہ: عیسیٰ علیہ السلام کی ذات مراد ہے نہ کہ مثیل جیسے مرزا نے سمجھا۔

☆سنن ابوداوٗد میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ،فرماتے ہیں:

لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ يَعْنِي عِيسَى وَإِنَّهُ نَازِلٌ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَاعْرِفُوهُ رَجُلٌ مَرْبُوعٌ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ بَيْنَ مُمَصَّرَتَيْنِ كَأَنَّ رَأْسَهُ يَقْطُرُ وَإِنْ لَمْ يُصِبْهُ بَلَلٌ فَيُقَاتِلُ النَّاسَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَيَدُقُّ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيُهْلِكُ اللَّهُ فِي زَمَانِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِسْلَامَ وَيُهْلِكُ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ سَنَةً ثُمَّ يُتَوَفَّى فَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ [13]

یعنی میرے اور عیسیٰ کے درمیان میں کوئی نبی نہیں اور بیشک وہ اترنے والے ہیں جب تم انہیں دیکھنا پہچان لینا وہ میانہ قد ہیں رنگ سرخ وسپید دو کپڑے ہلکے زرد رنگ کے پہنے ہوئے گویا ان کے بالوں سے پانی ٹپک رہا ہے اگر چہ انہیں تری نہ پہنچی ہو وہ اسلام پر کافروں سے جہاد فرمائیں گے، صلیب توڑیں گے، خنزیر قتل کریں گے، جزیہ اُٹھادیں گے ، ان کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ اسلام کے سوا سب مذہبوں کو فنا کردے گا ،وہ مسیح دجال کو ہلاک کریں گے ، دنیا میں چالیس برس رہ کر وفات پائیں گے مسلمان ان کے جنازے کی نماز پڑھیں گے۔

فائدہ: گنبدخضریٰ میں رسول اللہ ﷺ،کے ساتھ مدفون ہوں گے۔

☆ ترمذی میں حضرت مُجَمِّع بن جاریہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ،فرماتے ہیں:

---

[12] (صحيح مسلم ، كتاب الفتن وأشراط الساعة ، باب في خروج الدجال ومكثه في الأرض ونزول عيسى وقتله إياه ،2259/4، الحديث:2940، دار إحياء الكتب العربية)
(مسند الإمام أحمد بن حنبل، مسند الشاميين، حديث النواس بن سمعان الكلابي الأنصاري رضي الله عنه، 114/11، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الأولى، 1421 هـ 2001م)

[13] (سنن أبي داود، كتاب الملاحم ، باب خروج الدجال،118/4، الحديث:4324، المكتبة العصرية)

يَقْتُلُ ابْنُ مَرْيَمَ الدَّجَّالَ بِبَابِ لُدٍّ . [14]

یعنی حضرت سیّدُنا عیسیٰ ابنِ حضرت مریم علیہ السلام ورضی اللہ تعالیٰ عنہا دجال کو دروازہ شہر لد پر قتل فرمائیں گے ۔

قَالَ وَفِي الْبَاب عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَنَافِعِ بْنِ عُتْبَةَ وَأَبِي بَرْزَةَ وَحُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَكَيْسَانَ وَعُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ وَجَابِرٍ وَأَبِي أُمَامَةَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَسَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ وَالنَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ وَعَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَحُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ [15]

یعنی امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اور اس باب میں حدیثیں وارد ہیں, حضرت عمران بن حصین، و نافع بن عتبہ، وابوبرزہ،و حذیفہ بن اَسِید، و عثمان بن ابو العاصی، وحضرت جابر، وابو امامہ، وابن مسعود، عبد اللہ بن عَمْرو، سَمُرَہ بن جُنْدَب، ونواس بن سمعان، وعَمْرو بن عوف، وحذیفہ ابن الیمان، رضی اللہ عنھم اجمعین۔امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

☆سنن ابن ماجہ، صحیح ابن خزیمہ ومستدرک حاکم و صحیح مختارہ میں ہے حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث طویل جلیل ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بالتفصیل عجائب احوال اعود دجال(تفصیل کے ساتھ دجال کانے کی عجیب وغریب حالتیں) اَعَاذَنَا اللّٰهُ تَعالٰی مِنْهُ(اللہ تعالیٰ اس کانا دجال کے فتنہ سے ہم سب کو بچائے۔آمین) بیان فرمائے پھر فرمایا اہل عرب اس زمانے میں سب کے سب بیت المقدس میں ہونگے اور ان کا امام ایک مرد صالح ہوگا یعنی حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

فَبَيْنَمَا إِمَامُهُمْ قَدْ تَقَدَّمَ يُصَلِّي بِهِمُ الصُّبْحَ إِذْ نَزَلَ عَلَيْهِمْ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ الصُّبْحَ [16]

یعنی اس اثناء میں کہ ان کا امام نمازِ صبح پڑھانے کو بڑھے گا ،ناگاہ (اچانک)عیسیٰ بن مریم علیہما السلام وقتِ صبح نزول فرمائیں(اتریں) گے۔ مسلمانوں کا امام اُلٹے قدم پھرے گا کہ عیسیٰ علیہ السلام امامت کریں عیسیٰ علیہ السلام اپنا ہاتھ اس کی پشت پر رکھ کر کہیں گے آگے بڑھو نماز پڑھاؤ کہ تکبیر تمہارے ہی لئے ہوئی تھی ان کا امام نماز پڑھائے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سلام پھیر کر دروازہ کھلوائیں گے اس طرف دجال ہوگا جس کے ساتھ ستر ہزار یہودی ہتھیار بند ہوں گے جب دجال کی نظر حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر پڑے گی پانی میں نمک کی طرح گلنے لگے گااور بھاگے گا ۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے میرے پاس تجھ پر(حملہ کرنے اور تجھے قتل کرنے کے لئے) وار ہے جس سے تو بچ کر نہیں جاسکتا پھر شہر لُدّ کے شرقی دروازے پر اسے قتل فرمائیں گے اس کے بعد قتل وغیرہ کے احوال ارشاد ہوئے۔

---

[14] (سنن أبي داود. كتاب الفتن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم . باب ما جاء في قتل عيسى ابن مريم الدجال. 447/4. الحديث:2244. المكتبة العصرية)

[15] ایضاً

[16] (سنن ابن ماجه .كتاب الفتن. باب فتنة الدجال وخروج عيسى ابن مريم وخروج يأجوج ومأجوج. 1365/2. الحديث: 4081. دار إحياء الكتب العربية فيصل عيسى البابي الحلبي (سنن أبي داود. كتاب الفتن . باب فتنة الدجال وخروج عيسى ابن مريم وخروج يأجوج ومأجوج.1261/2. الحديث:4077. المكتبة العصرية)

☆سنن ابن ماجہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے شب اسریٰ(شبِ معراج) رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم حضرت ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ علیہم السلام سے ملے باہم قیامت کا تذکرہ ہوا۔ انبیاءِکرام علیہم السلام نے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اس کا حال پوچھا انہیں خبر نہ تھی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا انہیں بھی معلوم نہ تھا اُنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پوچھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا قیامت جس وقت آکر گرے گی اسے تو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا ہاں اس کے گرنے سے پہلے کے باب(بارے) میں مجھے رَبُّ الْعِزَّتْ نے ایک اطّلاع دی ہے پھر خروجِ دجال کا ذکر کرکے فرمایا: فَأَنْزِلُ فَأَقْتُلُهُ [17] (پس میں اتر کر اسے قتل کروں گا۔)پھر یاجوج وماجوج نکلیں گے اورمیری دعا سے ہلاک ہونگے۔

فَعُهِدَ إِلَيَّ مَتَى كَانَ ذَلِكَ كَانَتْ السَّاعَةُ مِنْ النَّاسِ كَالْحَامِلِ الَّتِي لَا يَدْرِي أَهْلُهَا مَتَى تَفْجَؤُهُمْ بِوِلَادَتِهَا. [18]

یعنی مجھے ربُّ العزّت نے اطلاع دی ہے کہ جب یہ سب ہولے گا تو اُس وقت قیامت کا حال لوگوں پر ایسا ہو گا جیسے کوئی عورت پورے دنوں پیٹ سے ہوکرگھروالے نہیں جانتے کہ کس وقت اس کے بچہ ہو پڑے(کس وقت اچانک اس کا بچہ پیدا ہو جائے)۔

☆امام احمد نے مسند اورامام طبرانی نے معجم کبیر اورویانی مسند اورضیا صحیح مختارہ میں حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے دجال کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

ثُمَّ يَجِيءُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَام مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ مُصَدِّقًا بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى مِلَّتِهِ فَيَقْتُلُ الدَّجَّالَ ثُمَّ إِنَّمَا هُوَ قِيَامُ السَّاعَةِ [19]

یعنی اس کے بعد حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام جانب مغرب سے آئیں گے جناب سیّدنا محمد عربی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی اور ان کی ملّت(دینِ اسلام) کی تصدیق کریں گے پھر دجّال لعین کو قتل کریں گے اس کے بعد قیامت قائم ہو گی۔

☆ امام طبرانی نے عَبْدِاللہِ بن مُغَفَّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، جس میں دجال کے فتنہ کا تذکرہ کرکے اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: يَلْبَثُ فِيكُمْ مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا بِمُحَمَّدٍ ﷺ وَعَلَى مِلَّتِهِ مَاتَ، إِمَامًا مَهْدِيًّا، وَحَكَمًا عَدْلا، فَيَقْتُلُ الدَّجَّالَ [20]

---

[17] (سنن ابن ماجه ،كتاب الفتن، باب فتنة الدجال وخروج عيسى ابن مريم وخروج يأجوج ومأجوج، 1261/2، الحديث: 4081، المكتبة العلمية)

[18] ايضاً

[19] (المعجم الكبير ، باب السين ، من اسمه سمرة ، سمرة بن جندب الفزاري ، ما أسند سمرة بن جندب ، الحسن بن أبي الحسن البصري عن سمرة بن جندب رضي الله عنه، 221/7، الحديث: 6919، مكتبة ابن تيمية –القاهرة، الطبعة: الثاني)

(المعجم الأوسط، 5/.27، الحديث: 4580، دار الحرمين القاهرة)

(مسند الإمام أحمد، أول مسند البصريين، ومن حديث سمرة بن جندب عن النبي صلى الله عليه وسلم، 13/5، الحديث: 19638، دار إحياء التراث العربي، سنة النشر: 1414هـ/ 1993م)

[20] (المعجم الأوسط للطبراني، باب العين من اسمه: عبدان، 27/5، الحديث: 4580، دار الحرمين القاهرة)

یعنی وہ دجال لعین تم میں رہے گا جب تک اللہ چاہے، پھر عیسیٰ بن مریم علیہما السلام اُتریں گے محمد ﷺ کی تصدیق کرتے حضور کی ملت پر ہی اُن کا وصال ہوگا(اس شان کے ساتھ رہیں گے کہ) امام ،راہ پائے ہوئے اور حاکم(درست فیصلہ کرنے والے) ،عدل کرنے والے ہوں گے پس آپ علیہ السلام دجال کو قتل کریں گے۔

☆مسند احمد و صحیح ابن خزیمہ ومسند ابی یعلی و مستدرک حاکم و مختارہ مقدسی میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے:

رسول اللہ ﷺ نے حدیثِ طویل میں ذکرِ دجال میں فرمایا "مسلمان ملک شام میں ایک پہاڑ کی طرف بھاگ جائیں گے وہ وہاں جاکر ان کا حصار کرے گا اور سخت مشقت و بلائیں ڈالے گا"۔

ثُمَّ يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيُنَادِي مِنَ السَّحَرِ فَيَقُول يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تَخْرُجُوا إِلَى الْكَذَّابِ الْخَبِيثِ فَيَقُولُونَ هَذَا رَجُلٌ جِنِّيٌّ. فَيَنْطَلِقُونَ فَإِذَا هُمْ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عليه الصّلاة والسّلام [21]

یعنی اس کے بعد عیسیٰ علیہ السلام اُتریں گے تو پچھلی رات مسلمانوں کو پکاریں گے اے لوگو! اس کذّاب خبیث(بہت بڑا جھوٹا اور ناپاک وپلید) کے مقابلے کو کیوں نہیں نکلتے ؟مسلمان کہیں گے یہ کوئی مرد زندہ ہے (یعنی گمان میں یہ ہوگا کہ جتنے مسلمان یہاں محصور ہیں ان کے سوا کوئی باقی نہ بچا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آواز سن کر کہیں گے یہ مرد زندہ ہے)پھر وہ چل پڑیں گے کہ دیکھیں (وہ کون ہے؟)تو وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابنِ مریم ہوں گے۔

اس کے بعد نمازِ صبح میں امامِ مسلمین کی امامت کا پھر دجال لعین کے قتل کا ذکر فرمایا۔

☆نعیم بن حماد کتاب الفتن میں حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آپ بیان کرتے ہیں:

قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، الدَّجَّالُ قَبْلُ أَوْ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ؟ قَالَ: «الدَّجَّالُ ثُمَّ عِيسَى [22]

یعنی میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ،پہلے دجال نکلے گا یاعیسیٰ بن مریم علیہ السلام ورضی اللہ عنہانزول فرمائیں گے؟ فرمایا: پہلے دجال پھر عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ورضی اللہ عنہا۔

☆ طبرانی کبیر میں اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ،فرماتے ہیں :

يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ. [23]

یعنی عیسیٰ بن مریم دمشق کی شرقی جانب منارہ سپید میں نزول فرمائیں گے۔

☆المستدرک میں حاکم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ،فرماتے ہیں :

لَيَهْبِطَنَّ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا ، وَإِمَامًا مُقْسِطًا وَلَيَسْلُكَنَّ فَجًّا حَاجًّا ، أَوْ مُعْتَمِرًا أَوْ بِنِيَّتِهِمَا ،

---

[21] (مسند الإمام أحمد، باقي مسند المكثرين، مسند جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنه، 368/3، الحديث: 14537، دار إحياء التراث العربي، سنة النشر: 1414هـ/1993م)

[22] (كتاب الفتن، 464/2، الحديث: 1310، مكتبة التوحيد–القاهرة، الطبعة: الأولى، 1412)

[23] (المعجم الكبير للطبراني، باب الألف مما أسند أوس بن أوس الثقفي رضي الله عنه، 217/1، الحديث: 590، مكتبة ابن تيمية–القاهرة، الطبعة: الثانية)

وَلَيَأْتِيَنَّ قَبْرِي حَتَّى يُسَلِّمَ ، وَلَأَرُدَّنَّ عَلَيْهِ [24]

یعنی (خدا کی قسم) ضرور عیسیٰ بن مریم حاکمِ عادل و امام مُنْصِف ہوکر اُتریں گے اور ضرور شارع عام کے راستے حج یا عمرے کو یاان دونوں کی ادائگی کی نیّت سے جائیں گے اور ضرور بالضرور میرے سلام کے لئے میرے مزار اقدس پر حاضر ہوں گے اور ضرور میں ان کے سلام کا جواب دوں گا۔

صَلیّ اللہُ علیکَ وعَلَیْہِ وَعلیٰ جَمِیعِ اِخْوَانِکُمَا مِنَ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَاٰلِکَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

☆ صحیح ابن خزیمہ و مستدرک حاکم میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

سَيُدْرِكُ رِجَالٌ مِنْ أُمَّتِي عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ ، وَيَشْهَدُونَ قِتَالَ الدَّجَّالَ [25]

یعنی عنقریب میری اُمت سے کچھ مرد عیسیٰ بن مریم کا زمانہ پائیں گے اور دجال سے قتال میں حاضر ہوں گے۔

فائدہ: ظاہر ہے اُمت سے مراد موجود زمانہ رسالت ہے علیہ افضل الصلوۃ والتحیۃ۔ ورنہ اُمّتِ حضور سے تو لاکھوں لوگ زمانۂ کلمۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پائیں گے اور قتالِ لعین دجال میں حاضر ہوں گے اس تقدیر (پر امت کے لوگوں) سے مراد وہ دونوں مرد سیدنا الیاس و سیدنا خضر علیہما السلام ہیں کہ اب تک زندہ ہیں اور اُس وقت تک زندہ رہیں گے۔

☆ امام حکیم ترمذی نوادرالاصول اور امام حاکم مستدرک میں حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

وَلَنْ يُخْزِيَ اللَّهُ أُمَّةً ، أَنَا أَوَّلُهَا ، وَعِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ آخِرُهَا [26]

یعنی اللہ عزوجل ہرگز رسوا نہ فرمائے گا اس اُمت کو جس کا اول میں ہوں اور آخر عیسیٰ بن مریم علیہما السلام۔

☆ ابوداوٗد الطیالسی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَمْ يُسَلَّطْ عَلَى قَتْلِ الدَّجَّالِ إِلَّا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ علیهما السلام [27]

یعنی دجال کے قتل پر کسی کو قدرت نہ دی گئی سوا عیسیٰ بن مریم (علیہما السلام)۔

☆ مسند احمد و سنن نسائی و صحیح مختارہ میں حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے:

---

[24] (المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب تواريخ المتقدمين من الأنبياء والمرسلين، ذكر نبي الله وروحه عيسى ابن مريم صلوات الله وسلامه عليهما، 490/3، الحديث: 4218، دار المعرفة، سنة النشر: 1418هـ/1998م)

[25] (المستدرک على الصحيحين للحاكم، كتاب الفتن والملاحم، الباب واماحديث عقيل بن خالد، 585/3، الحديث: 4408، دار المعرفة، سنة النشر: 1418هـ/1998م)

[26] (المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب المغازي والسرايا، شهادة جعفر وحزن النبي صلى الله عليه وآله وسلم عليه، 585/3، الحديث: 4408، دار المعرفة، سنة النشر: 1418هـ/1998م)

(نوادر الأصول في معرفة أحاديث الرسول، الأصل الثاني والعشرون والمائة في أن خير هذه الأمة أولها وآخرها استقامة، 337/1، دار الكتب العلمية، بيروت)

[27] (مسند أبي داود الطيالسي تحت مطير عن أبي هريرة رضي الله عنه، 241/4، الحديث: 2626، دار هجر – مصر، الطبعة: الأولى، 1419 هـ 1999 م)

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِصَابَتَانِ مِنْ أُمَّتِي أَحْرَزَهُمَا اللَّهُ مِنْ النَّارِ عِصَابَةٌ تَغْزُو الْهِنْدَ وَعِصَابَةٌ تَكُونُ مَعَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَام [28]

یعنی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں؛ میری اُمت کے دو گروہوں کو اللہ تعالیٰ نے نار سے محفوظ رکھا ہے ایک گروہ وہ جو کفارِ ہند پر جہاد کرے گا اور دوسرا وہ جو عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے ساتھ ہو گا۔

☆ابو نعیم حلیہ اور ابو سعید نقاش فوائد العراقتین میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں :

طُوبَى لِعَيْشٍ بَعْدَ الْمَسِيحِ يُؤْذَنُ لِلسَّمَاءِ فِي الْقَطْرِ , وَيُؤْذَنُ لِلْأَرْضِ فِي النَّبَاتِ , حَتَّى لَوْ بَذَرْتَ حَبَّكَ عَلَى الصَّفَا لَنَبَتَ , وَحَتَّى يَمُرُّ الرَّجُلُ عَلَى الْأَسَدِ فَلَا يَضُرُّهُ , وَيَطَأُ عَلَى الْحَيَّةِ فَلَا تَضُرُّهُ [29]

یعنی خوشی اور شادمانی ہے اس عیش کے لئے بعد نزول عیسیٰ علیہ السلام ہو گا آسمان کو اذن ہو گا کہ برسے اور زمین کو حکم ہو گا کہ اگائے یہاں تک کہ اگر تو اپنا دانہ پتھر کی چٹان پر ڈال تو وہ بھی جم اُٹھے گا اور نہ آپس میں مال کا لالچ رہے گا نہ حسد نہ کینہ، یہاں تک کہ آدمی شیر پر گزرے گا اور وہ اسے نقصان نہ پہنچائے گا اور سانپ پر پاؤں رکھے دے گا اور وہ اسے نقصان نہ دیگا۔

وفي التيسير شرح الجامع الصغير (طوبى لعيش) يكون (بعد المسيح) أي بعد نزول عيسى عليه السلام إلى الأرض في آخر الزمان [30]

یعنی تیسیر شرح جامع الصغیر میں ہے:" انہیں مبارک ہو جو نزول عیسیٰ علیہ السلام کے بعد آخر زمانہ میں موجود ہوں گے۔

☆ مسند الفردوس میں انہیں سے ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

ينزل عيسى بن مريم على ثمان مائة رجل وأربع مائة امرأة خيار من على الأرض۔ [31]

یعنی عیسیٰ بن مریم ایسے آٹھ سو مردوں اور چار سو عورتوں پر آسمان سے نزول فرمائیں گے جو تمام روئے زمین میں سب سے بہتر ہوں گے۔

☆امام رازی وابن عساکر بطریق عبدالرحمن بن ایوب بن نافع بن کیسان عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں رسول اللہ ﷺ، فرماتے ہیں:

ينزل عيسى ابن مريم عند باب دمشق عند المنارة البيضاء لست ساعات من النهار في ثوبين ممشقين كأنما

---

[28] (سنن النسائی، كتاب الجهاد، باب غزوة الهند، 43/6، الحديث: 3175، مكتب المطبوعات الإسلامية، سنة النشر: 1414هـ/1994م)

(مسند احمد، كتاب باقي مسند الانصار، البابو من حديث ثوبان رضى الله عنه، 45/6، الحديث: 3175، دار البشائر الإسلامية، سنة النشر: 1406هـ/1986م)

[29] (فوائد العراقيين لأبي سعيد النقاش، باب الحياة بعد نزول عيسى عليه السلام، ص43، الحديث: 28، مكتبة القرآن مصر)

[30] (التيسير بشرح الجامع الصغير، باب حرف الطاء، 448/2، الحديث: 5292، دار الكتب العلمية، بيروت)

[31] (مسند الفردوس وهو الفردوس بمأثور الخطاب، 515/5، الحديث: 8935، دار الكتب العلمية، بيروت)

ينحدر من رأسه اللؤلؤ [32]

یعنی عیسیٰ بن مریم علیہما السلام دروازہ دمشق کے نزدیک سپید منارے کے پاس چھ گھڑی دن چڑھے دو رنگین کپڑے پہنے اُتریں گے گویا ان کے بالوں سے موتی جھڑتے ہیں۔

☆مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ، فرماتے ہیں:

إِنِّي لَأَرْجُو إِنْ طَالَ بِي عُمُرٌ أَنْ أَلْقَى عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَام فَإِنْ عَجِلَ بِي مَوْتٌ فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيُقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ [33]

یعنی میں اُمید کرتاہوں کہ اگر میری عمر دراز ہوئی تو عیسیٰ بن مریم سے ملوں گا اور اگر میرا دنیا سے تشریف لے جانا جلد ہوجائے تو تم میں جوا نہیں پائے ان کو میرا سلام پہنچائے۔

☆ ابن الجوزی کتاب الوفا میں حضرت عبداللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

ينزل عيسىٰ بن مريم لى الارض فيتزوج ويولد له، ويمكث خمساوأربعين سنة، ثم يموت فيدفن معي في قبري فأقوم أنا وعيسي ابن مريم من قبر واحد بين أبي بكر و عمر [34]

یعنی عیسیٰ بن مریم علیہما السلام زمین پر اُتریں گے یہاں شادی کریں گے ان کے اولاد ہوگی پینتالیس برس رہیں گے اس کے بعد ان کی وفات ہوگی میرے ساتھ مقبرہ پاک میں دفن ہوں گے۔ روزِ قیامت میں اور وہ ایک ہی مقبرے میں اس طرح اُٹھیں گے کہ ابو بکر و عمر (رضی اللہ عنہما)ہم دونوں کے دائیں بائیں ہوں گے ۔

☆ بغوی شرح السنہ میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث طویل ابن صیاد میں راوی (جس پر دجال ہونے کا شبہ کیا جاتا تھا)امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ مجھے اجازت دیجئے کہ اسے قتل کردوں فرمایا :

إِنْ يَكُنْ هُوَ، فَلَسْتَ صَاحِبَهُ، إِنَّمَا صَاحِبُهُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ، وَإِلا يَكُنْ هُوَ، فَلَيْسَ لَكَ أَنْ تَقْتُلَ رَجُلا مِنْ أَهْلِ الْعَهْدِ [35]

یعنی اگر یہ دجال ہے تو اس کے قاتل تم نہیں دجال کے قاتل عیسیٰ بن مریم ہوں گے اور اگر یہ وہ نہیں تو تمہیں حق نہیں پہنچتا کسی ذمی(ایسا کافر جو اسلامی سلطنت میں رہے اور جزیہ ادا کرے) کو قتل کرو۔

☆ابنِ جریر حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں رسول اللہ ﷺ، فرماتے ہیں:

---

[32] (تاريخ دمشق لابن عساكر، نافع بن غيلان بن سلمة بن معتب، 415/61، دار الفكر للطباعة والنشر والتوزيع، عام النشر: 1415 هـ 1995 م)

[33] (مسند الإمام أحمد بن حنبل، باقي مسند المكثرين، مسند أبي هريرة رضي الله عنه، 298/2، الحديث: 7910، دار إحياء التراث العربي، سنة النشر: 1414هـ/1993م)

[34] (المنتظم في تاريخ الملوك والأمم لابن الجوزي، ذكر حال عيسي عليه السلام عند نزوله من السماء، 39/2، دار الكتب العلمية، بيروت)

[35] (شرح السنة للبغوي، كتاب الرقاق، باب نزول عيسى بن مريم صلوات الله عليه، 80/15، المكتب الإسلامي دمشق، بيروت، الطبعة: الثانية، 1403هـ 1983م)

أَوَّلُ الآيَاتِ: الدَّجَّالُ ، وَنزولُ عِيسَى[1] وَيَأْجُوجُ وَمأْجُوجُ[2] فَيَسِيرُونَ إِلَى خَرَابِ الدُّنْيَا[3] حَتَّى يَأْتُوا بَيْتَ المَقْدِسِ[4] وَعِيسَى وَالمُسْلِمُونَ بِجَبَلِ طُورِ سِينِينَ ، فَيُوحِي اللهُ جَلَّ جَلالُهُ إِلَى عِيسَى: أَنْ أَحْرِزْ عِبَادِي بِالطُّورِ وَمَا يَلِي أَيْلَةَ. ثُمّ إِنَّ عِيسَى يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى السَّماءِ وَيَؤَمِّنُ المَسْلِمُونَ ، فَيَبْعَثُ اللهُ عَلَيْهِمْ دَابَّةً يُقَالُ لَهَا النَّغَفُ ، تَدْخُلُ مِنْ مَنَاخِرِهِمْ فَيُصْبِحُونَ مَوْتَى[5] (هذا مختصر)[36]

ترجمہ: قیامت کی(ابتدائی) بڑی نشانیوں میں پہلی نشانی دجال کا نکلنا اور عیسیٰ بن مریم کا اترنا اور یاجوج ماجوج کا پھیلنا (وہ گروہ کے گروہ ہیں ہر گروہ میں چار لاکھ۔ ان میں کوئی نہیں مرتا جب تک خاص اپنے نطفے سے ہزار شخص نہ دیکھ لے اوروہ بنی آدم سے ہیں) وہ دنیا ویران کرنے چلیں گے(دجلہ و فرات وبحیرہ طبریہ کو پی جائیں گے) یہاں تک کہ بیت المقدس تک پہنچیں گے اور عیسیٰ علیہ السلام و اہل اسلام اس دن کوہ طور سینا میں ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وحی بھیجے گا کہ میرے بندوں کو طور اور ایلہ کے قریب محفوظ جگہ میں رکھ پھر عیسیٰ علیہ السلام اپنا سر آسمان کی جانب کرکے دعا کریں گے اور مسلمان آمین کہیں گے ۔اللہ تعالیٰ یاجوج و ماجوج پر ایک کیڑا بھیجے گا نغف، وہ ان کے نتھنوں میں گھس جائے گا صبح سب مرے پڑے ہوں گے۔

☆حاکم وا بن عساکر تاریخ اور ابونعیم کتاب اخبار المھدی میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں رسول اللہ ﷺ،فرماتے ہیں:

كَيْفَ تَهْلِكُ أُمَّةٌ أَنَا أَوَّلُهَا وَعِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ آخِرُهَا والمهدي مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فِي وَسَطِهَا؟[37]

یعنی کیونکر ہلاک ہو وہ اُمت جس کی ابتدا میں میں ہوں اور انتہا میں عیسیٰ بن مریم اور بیچ میں میرے اہل بیت سے مہدی ہوں۔

☆حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ ﷺ،فرماتے ہیں: مِنَّا الَّذِي يُصَلِّي عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ خَلْفَهُ[38]

---

[36] (جامع الأحاديث للسيوطي، 72/10، الحديث: 9591، طبع على نفقة: د حسن عباس زكى)

(جامع البيان في تأويل القرآن المعروف تفسير الطبري ، سورة الأنبياء آية 96، 527/18، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الأولى، 1420 هـ 2000 م)

حاشیہ: محترم قارئین! حضور قبلہ شیخ القرآن علیہ رحمۃ الرَّحمان کے حوالہ سے ہم تک جو تحریر پہنچی ہے اس میں حدیث کے یہی مختلف اجزاء نقل فرمائے گئے ہیں جبکہ حضرت کے ترجمہءمذکورہ سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اصل کتاب میں حدیث کے الفاظ اور بھی تھے جو کہ غالباً چھپائی میں رہ گئے ہیں، اب حدیث کے بقیہ اجزاء آپ کے افادہ کے لیے نقل کیے جارہے ہیں ان کو ترتیب دینے سے مکمل حدیث بنتی ہے۔":

1. ونار تخرج من قعر عدن أبين تسوق الناس إلى المحشر تقيل معهم إذا قالوا والدخان والدابة ثمن

2. قال حذيفة : قلت : يا رسول الله وما يأجوج ومأجوج ؟ قال : يأجوج ومأجوج : أمم كل أمة أربع مائة ألف لا يموت الرجل منهم حتى يرى ألف عين تطرف بين يديه من صلبه وهم ولد آدم

3. يكون مقدمتهم بالشام وساقتهم بالعراق فيمرون بأنهار الدنيا فيشربون الفرات والدجلة وبحيرة الطبرية

4. فيقولون قد قتلنا أهل الدنيا فقاتلوا من في السماء فيرمون بالنشاب إلى السماء فترجع نشابهم مخضبة بالدم فيقولون قد قتلنا من في السماء

5. من حاق الشام إلى حاق العراق حتى تنتن الأرض من جيفهم ويأمر الله السماء فتمطر كأفواه القرب فتغسل الأرض من جيفهم ونتنهم فعند ذلك طلوع الشمس من مغربها] مدنی.

[37] (الأربعون حديثاً في المهدي لأبي نعيم الاصبهاني، ص102، المكتبة العقائدية)

(تاريخ دمشق لابن عساكر، 395/5، رقم: 169، دار الفكر للطباعة والنشر والتوزيع، عام النشر: 1415 هـ 1995 م)

[38] (الحاوي للفتاوي، الفتاوى الحديثية، كتاب الأدب والرقائق، العرف الوردي في أخبار المهدي، ص77، دار الفكر للطباعة والنشر، سنة النشر: 1424 هـ 2004 م)

یعنی میرے اہل بیت میں سے وہ شخص ہے جس کے پیچھے عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نماز پڑھیں گے۔

☆ابو نعیم حلیۃ الاولیاء میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں رسول اللہ ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا:

يا عباس إن الله تعالى بدأ بي هذا الأمر وسيختمه بغلام من ولدك يملؤها عدلا كما ملئت جورا وهو الذي يصلي بعيسى عليه السلام [39]

یعنی اے عبّاس! (ہمارے پیارے نبی کے چچاہیں) بیشک اللہ تعالیٰ نے اسلام کی ابتدا مجھ سے کی اور قریب ہے کہ (ضرور) اسکا اِختتام تیری اولاد سے ایک لڑکے پر کرے گا (جو زمین کو اِنصاف سے ایسے بھر دیگا جیسے یہ پہلے ظلم ونافرمانی سے بھری ہوئی تھی) اور یہ وہی (امام مہدی) ہیں جو عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو نماز پڑھائیں گے۔

فائدہ: حضرت امام مہدی کی نسبت متعدد احادیث سے یہ بات ثابت کردہ ہے کہ وہ بنی فاطمہ سے ہیں اور متعدد احادیث میں ان کا علاقہءنسب حضرت عباس عمِّ مکرّم سیّد عالم (چچا محترم) سے بھی بتایا گیا اور اس میں کچھ بُعد نہیں وہ نسباً حسنی سید ہوں گے اور مادری رشتوں میں حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی اتصال رکھیں گے جیسے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رافضیوں کے رد میں فرمایا کہ کوئی شخص اپنے باپ کو بھی بُرا کہتا ہے ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوبار میرے باپ ہوئے یعنی دو طرح سے میرا نسبِ مادری (ماں کی جانب سے نسب) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچتاہے۔

☆اسحٰق بن بشروابن عساکر حدیثِ طویل میں ذکر دجال کے متّصل میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

فعند ذلك ينزل أخي عيسى ابن مريم من السماء على جبل أفيق إماما هاديا وحكما عدلا عليه برنس له مربوع الخلق أصلت سبط الشعر بيده حربة يقتل الدجال فإذا قتل الدجال تضع الحرب أوزارها فكان السلم فيلقى الرجل الأسد فلا يهيجه ويأخذ الحية فلا تضره وتنبت الأرض كنباتها على عهد آدم ويؤمن به أهل الأرض ويكون الناس أهل ملة واحدة [40]

(فيض القدير، حرف الميم، 17/6، الحديث: 8262، دار الكتب العلمية)

[39] (تاريخ دمشق لابن عساكر، 351/26، رقم: 5686، دار الفكر للطباعة والنشر والتوزيع، عام النشر: 1415 هـ 1995 م)

(جامع الأحاديث للسيوطي، 289/23، الحديث: 26059، طبع على نفقة: د حسن عباس زكى)

(كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال، كتاب القيامة، باب الإكمال من خروج المهدي، 271/14، الحديث: 38694، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الطبعة الخامسة، 1401هـ/1981م)

[40] (جامع الأحاديث للسيوطي، 102/36، الحديث: 38857، طبع على نفقة: د حسن عباس زكى)

(كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال، كتاب القيامة، باب نزول عيسى عليه الصلاة والسلام، 619/14، الحديث: 39726، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الطبعة الخامسة، 1401هـ/1981م)

(مختصر تاريخ دمشق لابن عساكر، 149/20، دار الفكر للطباعة والتوزيع والنشر، دمشق – سوريا، الطبعة: الأولى، 1402 هـ 1984م)

یعنی (جب دجّال نکلے گا اور سب سے پہلے ستر ہزار یہودی طیلسان پوش(چادریں اوڑھے) اس کے ساتھ ہولیں گے اور لوگ اس کے سبب بلائے عظیم(بڑی مصیبت) میں ہوں گے مسلمان سمٹ کر بیت المقدس میں جمع ہوں گے) تو اُس وقت میرے بھائی عیسیٰ بن مریم علیہما السلام آسمان سے کوہِ افیق [41] پر اتریں گے امام ،راہ نما ، حاکم ، عادل ہوکر ایک اونچی ٹوپی پہنے میانہ قد ،کشادہ پیشانی، موئے سر، سیدھے ہاتھ میں نیزہ جس سے دجال کو قتل کریں گے جب دجّال قتل کردیاجائے گا اس وقت لڑائی اپنے ہتھیار رکھ دیگی اور سب جہان میں امن و امان ہوجائے گا۔ آدمی شیر سے ملے تو وہ جوش میں نہ آئے گا اور سانپ کو پکڑلے تو وہ نقصان نہ پہنچائے گا ،کھیتیاں اس رنگ پر اُگیں گی جیسے زمانہ آدم علیہ السلام میں اُگا کرتی تھیں تمام اَہلِ زمین ان پر ایمان لائیں گے اور سارے جہان میں صرف ایک دین اسلام ہوگا۔

☆ابن النجاران ہی سے راوی ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

إذا سكن بنوك السواد ولبسوا السواد وكان شيعتهم أهل خراسان لم يزل هذا الأمر فيهم حتى يدفعوه إلى عيسى ابن مريم [42]

ترجمہ: جب تمہاری اولاد دیہات میں بسے اور سیاہ لباس پہنے اور ان کے گروہ اہل خراسان ہوں جب سے خلافت ہمیشہ ان میں رہے گی یہاں تک کہ وہ اسے عیسیٰ بن مریم کے سپرد کردیں گے۔

☆ابن عساکر اُم المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ مجھے اجازت دیجئے کہ میں حضور ﷺ کے پہلو میں دفن کی جاؤں فرمایا: وأنى لك بذلك الموضع ما فيه إلا موضع قبري وقبر أبي بكر وعمر وعيسى ابن مريم [43]

یعنی بھلا اس کی اجازت میں کیوں کردوں وہاں تو صرف میری قبر کی جگہ ہے اور ابوبکر وعمر وعیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی۔

☆ابو نعیم کتاب الفتن میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

فَيُقْبِلُونَ حَتَّى يَلْقَوْهُ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، قَدْ حُصِرَ هُنَالِكَ ثَمَانِيَةُ آلَافِ امْرَأَةٍ وَاثْنَا عَشَرَ أَلْفَ مُقَاتِلٍ، هُمْ خَيْرُ مَنْ بَقِيَ، وَكَصَالِحِ مَنْ مَضَى، فَبَيْنَا هُمْ تَحْتَ ضَبَابَةٍ مِنْ غَمَامٍ إِذْ تُكْشَفُ عَنْهُمُ الضَّبَابَةُ مَعَ الصُّبْحِ، فَإِذَا بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ [44]

---

[41] دمشق سے کچھ فاصلے پر شام، اسرائیل سرحد پر ایک نشیبی راستہ اسرائیل کی طرف جاتا ہے، اُسے افیق کی گھاٹی کہا جاتا ہے۔

[42] (جامع الأحاديث للسيوطي ،141/36، الحديث: 38966، طبع على نفقة: د حسن عباس زکی)

(كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال ،كتاب القيامة، باب نزول عيسى عليه الصلاة والسلام ،620/14، الحديث: 39727 ، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الطبعة الخامسة، 1401هـ/1981م)

(تاريخ الخلفاء لسيوطي ،فصل: في الأحاديث المبشرة بخلافة بني العباس، 19/1 ، مكتبة نزار مصطفى الباز، الطبعة: الطبعة الأولى: 1425هـ2004م)

[43] (كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال ،كتاب القيامة، باب نزول عيسى عليه الصلاة والسلام ،620/14، الحديث: 39728 ، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الطبعة الخامسة، 1401هـ/1981م)

(تاريخ دمشق لابن عساكر ، 523/47 ، دار الفكر للطباعة والنشر والتوزيع، عام النشر: 1415 هـ 1995 م)

[44] (كتاب الفتن لأبي عبد الله نعيم بن حماد ،باب نزول عيسى بن مريم عليه السلام وسيرته، 570/2، الحديث: 1595، مكتبة التوحيد –القاهرة، الطبعة: الأولى، 1412)

یعنی اس وقت بیت المقدس میں ایک لاکھ عورتیں اور بائیس ہزار مرد جنگی محصورہوں گے ناگاہ (یکایک)ایک ابر گھٹا ان پر چھاجائے گی صبح ہوتے ہی کھلے گی تو دیکھیں گے کہ عیسیٰ علیہ السلام ان میں تشریف فرماہیں۔

☆مسند ابی یعلی میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہےرسول اللہ ﷺ،فرماتے ہیں:

وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي الْقَاسِمِ بِيَدِهِ، لَيَنْزِلَنَّ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ الخ. ثُمَّ لَئِنْ قَامَ عَلَى قَبْرِي، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ لأُجِيبَنَّهُ. [45]

یعنی قسم اس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے بیشک عیسیٰ بن مریم اتریں گے پھر اگر میری قبر پر کھڑے ہوکر مجھے پکاریں تو ضرور انہیں جواب دوں گا۔

☆ابو نعیم حلیہ میں عروہ بن رویم سے مرسلاً راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ،فرماتے ہیں :

خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَوَّلُهَا وَآخِرُهَا. أَوَّلُهَا فِيهِمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآخِرُهَا فِيهِمْ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ. [46]

یعنی اس اُمت کے بہتر اس میں سے اول و آخر ہیں اول کے لوگوں میں رسول اللہ ﷺ،رونق افروز ہیں اور آخر کے لوگوں میں عیسیٰ بن مریم علیہما السلام تشریف فرماہونگے۔

☆جامع ترمذی میں حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے :

مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَصِفَةُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ يُدْفَنُ مَعَهُ [47]

یعنی رب العزت نے تورات مقدس میں حضور ﷺ کی صفت میں ارشاد فرمایاہے کہ عیسیٰ علیہ السلام ان کے پاس دفن کئے جائیں گے ۔

☆ابن عساکر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ یهبط عيسى ابن مريم فيصلي الصلوات ويجمع الجمع ويزيد في الحلال كأني به تجذبه رواحله ببطن الروحاء حاجا أو معتمرا [48]

یعنی عیسیٰ بن مریم اتریں گے نماز پڑھیں گے ،جمعہ کی نماز قائم کریں گے ، مال حلال کی افراط کردیں گے گویا میں انہیں دیکھ رہا ہوں کہ ان کی سواریاں انہیں تیز لئے جاتی ہیں بطن وادی روحاء میں حج یا عمرے کے لئے ۔

☆حضرت ترجمان القرآن(ابن عباس) رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

---

[45] حدیث کے مکمل الفاظ یہ ہیں:وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي الْقَاسِمِ بِيَدِهِ، لَيَنْزِلَنَّ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ، إِمَامًا مُقْسِطًا وَحَكَمًا عَدْلا، فَلَيَكْسِرَنَّ الصَّلِيبَ، وَلَيَقْتُلَنَّ الْخِنْزِيرَ، وَلَيُصْلِحَنَّ ذَاتَ الْبَيْنِ، وَلَيُذْهِبَنَّ الشَّحْنَاءَ، وَلَيُعْرَضَنَّ عَلَيْهِ الْمَالُ فَلا يَقْبَلُهُ، ثُمَّ لَئِنْ قَامَ عَلَى قَبْرِي، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ لأُجِيبَنَّهُ.

(مسند أبي يعلى، باب شهر بن حوشب عن أبي هريرة، 462/11، الحديث:6584، دار المأمون للتراث–دمشق، الطبعة: الأولى، 1404 1984)

[46] (حلية الأولياء وطبقات الأصفياء لأبي نعيم الأصبهاني، باب عروة بن رويم، 123/6، دار الكتب العلمية بيروت (طبعة 1409هـ بدون تحقيق))

[47] (سنن الترمذی،كتاب المناقب، بَاب فِي فَضْلِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، 549/5، الحديث: 3617، دار الكتب العلمية)

[48] (كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال، كتاب القيامة من قسم الأفعال، باب نزول عيسى عليه الصلاة والسلام، 617/14، الحديث: 39720، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الطبعة الخامسة، 1401هـ/1981م)

(الحاوي للفتاوي، الفتاوى الحديثية، كتاب البعث، مبحث النبوات، كتاب الإعلام بحكم عيسى عليه السلام، ص182، دار الفكر للطباعة والنشر، سنة النشر: 1424 هـ 2004م)

لا تقوم الساعة حتی ینزل عیسی ابن مریم علی ذروۃ أفیق بیدہ حربة یقتل الدجال [49]

یعنی اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام افیق کی چوٹی پر نزول فرمائیں گے ہاتھ میں تلوار لئے جس سے دجال کو قتل کریں گے۔

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے:

إن المسیح ابن مریم خارج قبل یوم القیامة ولیستغن به الناس عمن سواہ [50]

یعنی بیشک مسیح بن مریم علیہما السلام قیامت سے پہلے ظہور فرمائیں گے آدمیوں کو ان کے سبب اور سب سے بے نیازی چاہیے ۔

یہ " امر" بمعنی اِخبار (خبر دینا) ہے زمانہ عیسیٰ علیہ السلام میں نہ کوئی قاضی ہوگا نہ کوئی مفتی اور نہ کوئی بادشاہ، صرف انہیں کی طرف سب باتوں میں رجوع ہوگا۔

☆ وہی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک طویل ذکر مغیبات آئندہ (مستقبل میں ہونے والی غیب کی باتیں بتانا) میں راوی کہ چنیں وچناں (اسطرح) ہوگا پھر مسلمان قسطنطنیہ درومیہ کو فتح کریں گے پھر دجال نکلے گا اس کے زمانہ میں قحط شدید ہوگا۔

فبینما هم کذلك إذ سمعوا صوتا من السماء : أبشروا فقد أتاکم الغوث فیقولون : نزل عیسی ابن مریم فیستبشرون ویستبشر بهم : صل یا روح الله فیقول إن الله أکرم هذه الأمة فلا ینبغي لأحد أن یؤمهم إلا منهم فیصلي أمیر المؤمنین بالناس. قال : لا ویصلي عیسی خلفه [51]

یعنی لوگ اس ضِیق (تنگی) و پریشانی میں ہوں گے ناگاہ آسمان سے ایک آواز سنیں گے "خوش ہوجاؤ کہ غوث (فریاد رس) تمہارے پاس آیا" مسلمان کہیں گے کہ عیسیٰ بن مریم اُترے (تشریف لائے)۔اوروہ خوشیاں کریں گے اور عیسیٰ علیہ السلام انہیں دیکھ کر خوش ہوں گے (مسلمان عرض کریں گے) یاروح

---

[49] (جامع الأحادیث للسیوطي ،182/36، الحدیث: 39063، طبع علی نفقة: د حسن عباس زکی)
(تاریخ دمشق لابن عساکر ، 511/47 ، دار الفکر للطباعة والنشر والتوزیع، عام النشر: 1415 ھ 1995 م)
(کنز العمال في سنن الأقوال والأفعال، کتاب القیامة من قسم الأفعال، باب نزول عیسی علیه الصلاة والسلام، 618/16، الحدیث: 39725، مؤسسة الرسالة الطبعة: الطبعة الخامسة، 1401ھ/1981م)

[50] (جامع الأحادیث للسیوطي ،110/37، الحدیث: 40150، طبع علی نفقة: د حسن عباس زکی)
(تاریخ دمشق لابن عساکر ، 501/47 ، دار الفکر للطباعة والنشر والتوزیع، عام النشر: 1415 ھ 1995 م)
(کنز العمال في سنن الأقوال والأفعال، کتاب القیامة من قسم الأفعال، باب نزول عیسی علیه الصلاة والسلام، 620/14، الحدیث: 39731، مؤسسة الرسالة الطبعة: الطبعة الخامسة، 1401ھ/1981م)

[51] (جامع الأحادیث للسیوطي ،13/37، الحدیث: 39928، طبع علی نفقة: د حسن عباس زکی)
(تاریخ دمشق لابن عساکر ، 506/47 ، دار الفکر للطباعة والنشر والتوزیع، عام النشر: 1415 ھ 1995 م)
(کنز العمال في سنن الأقوال والأفعال، کتاب القیامة من قسم الأفعال، جامع الأشراط الکبری، 579/14إلی581، الحدیث: 39652، مؤسسة الرسالة الطبعة: الطبعة الخامسة، 1401ھ/1981م)

اللہ! نماز پڑھائیے ، آپ فرمائیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے اس اُمّت کو عزت دی ہے اس کا امام انہی میں سے چاہیے ۔لہذا امیر المؤمنین مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کو نماز پڑھائیں گے۔

دجّال کذاب جب عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا اور اُن کی آواز پہچانے گا ایسا گُھلنے لگے گا جیسے آگ میں رانگ(ایک نرم دھات،ایک قسم کا عمدہ سیسہ) یا دھوپ میں چربی، اگر روح اللہ علیہ السلام نے ٹھہرنہ فرمایا تو گل کر فنا ہوجاتاپس عیسیٰ علیہ السلام اُس کی چھاتی میں نیزہ مار کر واصلِ جہنم کریں گے پھر اس کے لشکر یہود و منافقین ہوں گے اب لڑائی موقوف اور امن وچین کے دن آئیں گے یہاں تک کہ بھیڑیئے کے پہلو میں بکری بیٹھے گی اور وہ آنکھ اُٹھا کر نہ دیکھے گا ،بچے سانپ سے کھیلیں گے وہ نہ کاٹے گا ،ساری دنیا عدل سے بھرجائے گی پھر خروجِ یاجوج و ماجوج اور ان کے فنا وغیرہ کا حال بیان کرکے فرمایا:

ویقبض عیسی ابن مریم وولیہ المسلمون وغسلوہ وحنطوہ وکفنوہ وصلوا علیہ وحفروا لہ ودفنوہ [52]

یعنی ان سب وقائع کے بعد عیسیٰ بن مریم علیہما السلام وفات پائیں گے مسلمان ان کی تجہیز کریں گے(ان کے وارث بن کر) ، نہلائیں گے ، خوشبو لگائیں گے ، کفن دیں گے ، نماز پڑھیں گے ، قبر کھود کر دفن کریں گے۔

☆مسلم شریف میں ہے کہ اسی دوران کہ دجال یونہی ہوگا (یعنی اپنے مذکورہ بالا کاموں میں ہوگا) کہ اللہ تعالیٰ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو مبعوث فرمائے گا وہ دمشق کی جامع مسجد (بنو امیہ)کے سفید مشرقی مینارہ پر اُتریں گے جو درمیان مہروذتین واقع ہے ذتین ذال معجمہ کے ساتھ یعنی وہ دونوں ہلدی یا زعفران یا ورس(زرد)سے رنگے ہوئے ہوں گے اپنے دونوں ہاتھ فرشتوں کے پروں پر رکھے ہوں گے جب وہ سرجھکائیں گے ان کے بالوں سے پانی کے قطرات گریں گے سر اُٹھائیں گے تو ہر بال سے پانی کے قطرے سفید موتی جھڑیں گے (اَلْجُمَانُ؛ اَیْ بِضَمِّ الْجِیْمِ وَتَخْفِیْفِ الْمِیْمِ") (چاندی کے دانے جو بڑے موتیوں کی شکل پر بنائے جاتے ہیں)حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خوشبو جس کافر تک پہنچے گی وہ مرجائے گا آپ کا سانس وہاں تک پہنچے گاجہاں تک آپ کی نگاہ پہنچے گی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُتر کر دجال کی تلاش میں نکلیں گے یہاں تک کہ اسے مقام لُدْ میں پائیں گے تو اسے قتل کردیں گے۔ [53]

فائدہ: ایک روایت میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وقتِ سحر اتر کر اعلان کریں گے اے لوگو! تمھیں کون سی شے مانع ہے کہ کذّاب وخبیث (دجال) کی طرف نکلو ،لوگ آپ کی آواز سن کر کہیں گے "جَآءَکُمُ الْغَوْثُ" یعنی تمہاراغوث (فریاد رس) آگیا۔ [54]

---

[52] (کنز العمال في سنن الأقوال والأفعال ،کتاب القیامة من قسم الأفعال، باب جامع الأشراط الکبری، 579/14إلي583، الحدیث: 39652، مؤسسة الرسالة الطبعة: الطبعة الخامسة، 1401ھ/1981م)

(جامع الأحادیث للسیوطي ،16/37، الحدیث: 39928، طبع علی نفقة: د حسن عباس زکی)

(مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر ، 151/20 ، دار الفکر للطباعة والتوزیع والنشر ، دمشق –سوریا، الطبعة: الأولی، 1402 ھ 1984م)

[53] (مختصر صحیح مسلم ،کتاب الفتن وأشراط الساعة ، باب في خروج الدجال، 2258/4 ، الحدیث: 2940-(116)، دار إحیاء التراث العربي بیروت)

[54] (البدایة والنهایة ، کتاب الفتن والملاحم وأشراط الساعة والأمور العظام یوم القیامة ، خبر عجیب ونبأ غریب، 212/19 ، دار عالم الکتب، سنة النشر : 1424ھ/ 2003م)

تبصرہ اُویسی غفرلہ: انبیاء علیہم السلام واولیاء عظام کو غوث(فریا د رس)ماننا تا قیامت اہل اسلام کا طریقہ ہے اور آج کل یہی طریقہ اہل سنت کو نصیب ہے ۔ثابت ہوا دورِ حاضر میں اہل سنت کے سوا تمام مذاہب باطل ہیں کیونکہ سیدناعیسیٰ علیہ السلام و امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں تمام بدمذاہب مٹ جائیں گے ان کے ساتھ صرف اہل حق ہوں گے اور ان کے عقائد و معمولا ت یہی ہوں گے جو آج اَہلِ سنت (بریلوی حضرات کو نصیب ہیں ۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ)

﴿سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا بعدِ نزول شغل (مشغلہ) کیا ہوگا؟﴾

لوگ کہیں گے یہ آواز دینے والا شکم سیر ہے (قوی اور مضبوط ہے)اس کی آمد سے زمین اپنے رب کے نور سے روشن ہوگئی ہے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اترتے ہی کہیں گے مسلمانو! اپنے رب تعالیٰ کی حمد و تسبیح کرو کیونکہ یہی حمد و تسبیح ان کی روزی رزق رہی (جیسے پہلے گزرا ہے)سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی آمد سے دجال کے ماننے والےراہِ فرار اختیار کریں گے اللہ تعالیٰ ان پر زمین تنگ کردے گا تو مقامِ لُدّ تک آدھے گھنٹے میں پہنچتے ہی حضرت عیسیٰ السلام ان کے ساتھ مل جائیں گے جب دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو اپنے بعض ساتھیوں سے کہے گا "اَقِمْ الِلصَّلٰوۃِ "یعنی نماز کے لئے اقامت کہہ۔یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خوف سے کہے گا اور آپ کو کہے گا " اے اللہ تعالیٰ کے نبی ! نماز کی اقامت کہی جاچکی ہے آپ فرمائیں گے " اے دشمنِ خدا ! کیا تیرا گمان ہے کہ تو ربُّ العالمین ہے؟جب تیرا یہ گمان ہے تو پھر تو کس کی نماز پڑھتا ہے؟ یہ کہہ کر اسے چابک مار کر قتل کر دیں گے۔[55]

تطبیق الروایات: مذکورہ بالا بیان میں روایات مختلف طریقوں سے مروی ہوئی ہیں ان کے درمیان تطبیق یوں ہوگی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سب سے پہلے جامع مسجد دمشق کے سفید منارہ پر اتریں گے اور یہ منارہ اب بھی موجود ہے ۔فقیر اُویسی کی طرح جو بھی دمشق گئے ہیں سب نے اس منارہ مشرقی کی زیارت کی ہے جس سال ہم گئے اس مسجد کی طرف سے دروازہ مُقفّل(تالا لگا ہوا) تھا وجہ یہ بتائی گئی کہ کوئی جھوٹااُوپر چڑھ کر دعویٰ نہ کردے کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہے۔(اُویسی غفرلہٗ)

☆سیدنا عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے دن کو اتریں گے اُس وقت دن کے چھ گھنٹے گزر چکے ہوں گے جیساکہ فتوحاتِ مکیہ کا بیان گزر چکا ہے آپ اُترتے ہی ظہر کی نماز پڑھائیں گے اس سے احتمال ہوتاہے کہ آپ ظہر کے بعد اُتریں گے یہودو نصاریٰ کو زد وکوب کی مشغولی کی وجہ سے عصر کی نماز کا وقت ہوجائے گا آپ جامع مسجد

اموی (دمشق)میں عصر کی نماز پڑھائیں گے پھر بیت المقدس کے مسلمانوں کے لئے غوث(فریاد رس)بن کر تشریف لے جائیں گے۔

عبارت کے الفاظ ملاحظہ ہوں: ثُمَّ یَاْتِیْ اِلٰی بَیْتِ الْمَقْدَسِ غَوْثًا لِلْمُسْلِمِیْنَ [56]

---

[55] (البداية والنهاية ، كتاب الفتن والملاحم وأشراط الساعة والأمور العظام يوم القيامة ، خبر عجيب ونبأ غريب ، 213/19 ، دار عالم الكتب، سنة النشر: 1424هـ/ 2003م)

[56] (الاشاعة لاشراط الساعة، الأمارة الثالثة نزول عيسي عليه السلام، المقام الثالث ، ص135، دار الكتب العلمية ، بيروت)

یعنی پھر آپ بیت المقدس کے مسلمانوں کے لئے غوث(فریاد رس)بن کر تشریف لے جائیں گے۔

☆بیت المقدس میں صبح کی نماز کے وقت پہنچیں گے اس وقت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امامت کے لئے صبح کی نماز میں اقامت کہی جاچکی ہوگی تمام یا بعض لوگ تکبیر کہہ کر نماز میں مشغول ہوں گے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر جنہوں نے ابھی تکبیر تحریمہ نہیں کہی ہوگی آپ کا استقبال کریں گے ۔آپ نماز کے لئے آئیں گے تو امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز میں مشغول ہوں گے آپ کا سن کر امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مصلیٰ سے پیچھے ہٹنے کا ارادہ فرمائیں گے ۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نماز پڑھانے کاوہ لوگ عرض کریں گے جنہوں نے ابھی تکبیر تحریمہ نہیں کہی ہوگی کہ آپ امامت کرائیں آپ کہیں گے تمہارا ہی امام نماز پڑھائے گا۔

فائدہ: یہ سارا معاملہ یوں ہوگا کہ امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عملاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو امامت کا عرض کریں گے اور جنہوں نے تکبیر تحریمہ نہیں کہی ہوگی وہ آپ کو قولاً عرض کریں گے یہ تاویل اس لئے عرض کی ہے تاکہ عملاً و قولاً دونوں طرح سے حدیث کی تطبیق ہوجب صبح کی نماز ہوجائے گی تو آپ دجال والوں کا پیچھا کریں تو زمین ان پر تنگ ہوجائے گی آپ ان کے پیچھے چلتے چلتے مقام لد تک پہنچ جائیں گے اُس وقت ظہر کی نماز کا وقت ہوجائے گا۔ دجال حیلہ کرتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہے گا نماز کی اقامت کہو جب وہ ملعون دیکھے گا کہ اس سے بھی چھٹکارا نہیں ہوگا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خوف سے نمک کی طرح پگھلے گا ۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسے پکڑ کر قتل کردیں گے یا پھر یہ معنٰی ہیں کہ بے وقت نماز کے لئے ساتھیوں کو کہے گا اوریہی (معنٰی) زیادہ مناسب ہے اس کی گمراہی اور اللہ تعالیٰ کی ذات سے (دجال لعین کی) جہالت(لا علمی وبے خبری) کی یہی بہتر دلیل ہے اسی کے قریب وہ حدیث ہے جو ' ابن المنادی 'نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ دجال کو اللہ تعالیٰ شام میں عقبۂ دافیق پر دن کے تین گھنٹے گزرنے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں قتل کرائے گا۔

فائدہ: لفظ غوث اَہلِ سنت کی تائید ہے کہ ہم انبیاء کرام و اولیاءِ عظام کو بعطائے الٰہی غوث مانتے ہیں دوسرے بدمذہب اس اِطلاق(استعمال ہونے یا بولے جانے) کو شرک کہتے ہیں۔(اُویسی غفرلہ)

تحقیقی قول: یہاں ایک تحقیق اور ہے وہ یہ کہ دجال کے چھوٹے دنوں میں یہی آخری دن ہوگا اور ان دنوں میں نماز اندازہ اور تخمینہ سے ادا کی جائے گی اس معنٰی پر دجال کا نماز کے لئے کہنا اسی اندازہ پر ہوگا جو کہ مسلمانوں کے لئے وہ عصر کی نماز کا وقت ہوگا علاوہ ازیں اس میں بھی اشکال نہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے جامع مسجد دمشق میں دن کے چھ گھنٹے گزرنے پر اتریں گے اور آپ عصر کی نماز پڑھائیں گے کیونکہ اس تطبیق سے واضح ہوگیا کہ یہ تمام اُمور دجال کی وجہ سے تخمینہ کے طور طے ہوں گے یہی تحقیقی جواب ہے اور اللہ تعالیٰ ہی حق کی ہدایت دیتاہے اور وہی سیدھی راہ کی ہدایت دیتاہے ۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام میری اُمت میں حاکم، عادل اور امام انصاف والے ہوں گے۔ [57] (اس کا کامل و مکمل واقعہ آگے آئے گا انشاء اللہ ۔)

فقیر اُویسی کا اس بارے میں رسالہ "اعلام ارباب العقول بشغل عیسی علیہ السلام بعد النزول "المعروف " نزول کے بعد عیسیٰ علیہ السلام کے مشاغل " مطبوعہ صدیقی پبلشرز گلستان جوہر کراچی قابل مطالعہ ہے۔(اُویسی غفرلہٗ)

☆سیّدہ عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نزول فرماکر دجال کو قتل کریں گے اور وہ زمین پر امام عادل اور حاکم انصاف کرنے والے ہوکر چالیس برس گزاریں گے۔ [58] (رواہ احمد ابویعلی وابن عساکر)

☆حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہما السلام زمین پر چالیس سال بسر فرمائیں گے اگر وہ پتھریلی زمین کو فرمائیں کہ وہ شہد بہائے تو وہ شہد بہائے گی۔ [59] (رواہ احمد فی الزہد)

فائدہ: ایک روایت میں ہے پینتالیس سال زندگی بسر فرمائیں گے قاعدہ حدیث ہے کہ قلیل کثیر کے منافی نہیں ہوتا جن روایات میں چالیس کا ذکر ہے ان میں کسر متروک ہے چالیس کے عدد میں کسر نہیں ہے اور پینتالیس میں کسر ہے اسی کسر کی وجہ سے اس کو مندرجہ بالا روایات میں پینتالیس کو ترک کر دیا گیا۔

سوال: ایک روایت میں سات سال کا ذکر ہے اوپر کی روایات میں چالیس سال ہے۔

جواب: بعض نے کہاہے کہ جب سیدنا عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اُٹھائے گئے اس وقت آپ کی عمر تینتیس سال تھی اور نزول کے بعد سات سال گزاریں گے اس طرح چالیس ہوئے پہلے عرض کیا گیا کہ قلیل کثیر کے منافی نہیں ہوتا اب تطبیق کی ضرورت بھی نہیں۔

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین پر نزول فرما کر خنزیر کو قتل کریں گے، صلیب کو مٹائیں گے ، ان کے لئے نماز باجماعت کا اہتمام ہوگا ، عوام کو اتنا مال دیں گے کہ اسے کوئی قبول نہ کرے گا، خراج معاف کریں گے، روحاء وادی پر نزول فرماکر حج یا عمرہ کریں گے یا دونوں (حج و عمرہ) اکٹھا کریں گے۔ [60] (رواہ احمد و ابن جریر و ابن عساکر)

☆حضرت عیسیٰ علیہ السلام فج روحاء سے حج یا عمرے کے لئے احرام باندھیں گے یا دونوں (حج و عمرہ) اکٹھا ادا کریں گے۔ [61] (رواہ مسلم)

فائدہ: 'الفج' بمعنی الطریق (راستہ) الروحاء مدینہ پاک کے درمیان ایک جگہ اور وادی صفراء مکہ معظمہ کے راستہ پر ہے۔

---

[57] (صحيح البخارى، باب قتل الخنزير ،82/3، الحديث:2222، دار طوق النجاة ، الطبعة: الأولى، 1422هـ)

[58] (مسند أبي يعلى، باب شهر بن حوشب عن أبي هريرة، 11/462، الحديث:6584، دار المأمون للتراث – دمشق، الطبعة: الأولى، 1404 1984)

(مسند الإمام أحمد ، باقي مسند الأنصار ، حديث السيدة عائشة رضي الله عنها، 75/6، الحديث: 23946، دار إحياء التراث العربي، سنة النشر: 1414هـ/1993م)

[59] (الإشاعة لأشراط الساعة، الأمارة الثالثة نزول عيسي عليه السلام ،المقام الثالث ، ص 135،دار الكتب العلمية ، بيروت)

[60] (مسند الإمام أحمد ، باقي مسند المكثرين ، مسند أبي هريرة رضي الله عنه، 291/2، الحديث: 7843، دار إحياء التراث العربي، سنة النشر: 1414هـ/1993م)

(تاريخ دمشق لابن عساكر ، عيسي بن مريم روح الله كلمته وعبده ورسوله ، 494/47، الحديث: 7843، دار الفكر للطباعة والنشر والتوزيع، عام النشر: 1415 هـ 1995 م)

[61] (صحيح مسلم، كتاب الحج ، باب إهلال النبي صلى الله عليه وسلم وهديه، 915/2 ، الحديث: 1252-(2196)، دار إحياء الكتب العربية)

☆(اسی طرح حدیث میں ہے)حضرت ابن مریم علیہما السلام حاکم ، عادل اور امام انصاف بن کر اُتریں گے اور راستہ میں ٹھہریں گے حج یا عمرہ کے ارادہ پر اور میرے مزار پر آئیں گے۔ الصلوٰۃ والسلام عرض کریں گے میں ان کے سلام کا جواب دوں گا۔[62](رواہ الحاکم و صححہ وابن عساکر)

تبصرہ اُویسی غفرلہ: اس روایت میں بھی حضور نبی کریم ﷺ کے علمِ غیب کا ثبوت ہے۔

☆براہِ راست مزار کی حاضری کا ذکر ابن تیمیہ اور نجدیوں ،وہابیوں کے منہ پر طمانچہ ہے کہ براہِ راست مزار کی زیارت کے سفر کا عزم (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے عمل سے بھی ثابت وجائز ہے)جب کہ یہ صاحبان کہتے ہیں کہ براہ راست مزار کا سفر حرام ہے مسجد نبوی کی نیت ہو پھر طفیلی مزار پاک کی زیارت ہو اس حدیث شریف میں حضور ﷺ نے مسجد شریف کا ذکر تک نہیں فرمایا۔

☆نبی پاک ﷺ کی حیاتِ حقیقی اس سے واضح ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سلام کا جواب عنایت فرمائیں گے۔

فائدہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے بھائیو! اگر تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھو تو کہنا آپ کو ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سلام عرض کرتے ہیں۔[63]

☆حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو تم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملے تو انہیں میری جانب سے سلام کہہ دے۔[64](رواہ حاکم)

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا نکاح: حدیث میں وارد ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد نکاح کریں گے اور ان کے بچے پیدا ہوں گے پھر وہ مدینہ پاک میں وفات پائیں گے۔

فائدہ: شاید آپ (سیدنا عیسیٰ علیہ السلام)کی وفات حج اور زیارت نبی پاک کے بعد ہوگی ورنہ اس سے قبل تو وہ بیت المقدس میں ہوں گے۔

﴿احادیث مبارکہ﴾

☆حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تورات میں حضور ﷺ کی صفات لکھی ہوئی ہیں اور یہ بھی مکتوب ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام حضور ﷺ کے ساتھ مدفون ہوں گے۔[65](رواہ الترمذی وحسنہ و ابن عساکر)

☆سیدنا عیسیٰ علیہ السلام رسول اکرم ﷺ اور آپ کے ساتھیوں حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ مدفون ہوں گے روضہ اقدس میں چوتھی قبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہے۔[66](رواہ البخاری فی تاریخ و طبرانی وابن عساکر)

---

[62] (الإشاعة لأشراط الساعة، الأمارة الثالثة نزول عيسي عليه السلام ،المقام الثالث ، ص 136،دار الكتب العلمية ، بيروت)

[63] (الإشاعة لأشراط الساعة، الأمارة الثالثة نزول عيسي عليه السلام ،المقام الثالث ، ص 136،دار الكتب العلمية ، بيروت)

[64] (الإشاعة لأشراط الساعة، الأمارة الثالثة نزول عيسي عليه السلام ،المقام الثالث ، ص 136،دار الكتب العلمية ، بيروت)

[65] (الإشاعة لأشراط الساعة، الأمارة الثالثة نزول عيسي عليه السلام ،المقام الثالث ، ص 136،دار الكتب العلمية ، بيروت)

[66] (المعجم الكبير للطبراني، باب الميم ،محمد بن عبد الله بن سلام عن أبي ، 158/13، الحديث:384، مكتبة ابن تيمية –القاهرة، الطبعة: الثانية)
(البداية والنهاية، ذكر صفة عيسى عليه السلام وشمائله وفضائله ، 99/2، دار الفكر ، عام النشر : 1407 هـ 1986 م)
(الإشاعة لأشراط الساعة، الأمارة الثالثة نزول عيسي عليه السلام ،المقام الثالث ، ص 136،دار الكتب العلمية ، بيروت)

☆بقاعی نے "سرالروح" میں لکھا ہے کہ ابن الراغی نے "تاریخ المدینہ" میں اور "المنتظم" میں ابن الجوزی نے لکھاہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام زمین پر اتریں گے نکاح و بیاہ کریں گے آپ کے بچے پیدا ہوں گے پینتالیس سال زمین پر گزاریں گے پھر وفات پائیں گے اور میرے ساتھ مدفون ہوگے ۔ قیامت میں میں اور عیسیٰ علیہ السلام مزار سے اکٹھے اُٹھیں گے درمیان ابوبکر و عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) اس روایت کو القرطبی نے "تذکرہ" کے آخر میں اسے ابو حفص المیانشی کی طرف منسوب کیا ہے[67] اور الاشاعۃ لاشراط الساعۃ کا ترجمہ "قیامت کی نشانیاں" از اُویسی غفرلہ' میں بہترین تحقیق و تفصیل ہے۔

فقط والسلام

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہٖ الکریم وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہ'

٦ ذوالحجہ ١٤٢٥ھ

[67] (الإشاعة لأشراط الساعة. الأمارة الثالثة نزول عيسي عليه السلام. المقام الثالث. ص136. دار الكتب العلمية. بيروت)